Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۰/۷۵ | ہفتہ ۸، جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ، ۶، صلح ۱۳۶۹ ہش، ۶، جنوری ۱۹۹۰ء | نمبر ۵

احمدیوں کے انحراف کی تردید

ربوہ:۔ جماعت احمدیہ کے مرکزی ترجمان صاحبزادہ مرزا خورشید احمد ناظر امور عامہ نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کو احراریوں کا روایتی جھوٹ قرار دیا ہے۔ جس میں انہوں نے برطانیہ کے تین شہروں میں ایک ہزار سے زائد احمدیوں کے احمدیت سے انحراف کا ذکر کیا ہے

ترجمان نے اس مضحکہ خیز خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ احرار اپنی ساری تاریخ میں بھی ایک ہزار احمدیوں کے انحراف کا ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔ یہ اسی طرح کا ایک بے بنیاد جھوٹ ہے جس طرح اسی قماش کے ایک مذہبی لیڈر نے کچھ دیر پہلے یہ بڑ ہانک دی تھی کہ وہ افریقہ میں احمدیوں کے اسی فیصد مشن بند کروا آئے ہیں۔

مورخہ ۲۴ دسمبر کو مکرم مولانا ابوالمنیر صاحب نورالحق کے صاحبزادے دبیر الحق صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ عزیز موصوف کے نکاح کا اعلان ۱۵/۵/۸۹ کو مکرمہ طیبہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب دارالرحمت وسطی کے ہمراہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے کیا تھا۔ مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب نے ۲۴ دسمبر کو اپنی صاجزادی صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کا انعقاد کیا جس میں بکثرت احباب نے شمولیت کی۔ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

مورخہ ۲۵ دسمبر کو عزیزم دبیر الحق صاحب کے والد ابوالمنیر نورالحق صاحب نے اپنے مکان مہبط الانوار واقعہ محلہ دارالرحمت وسطی میں احباب و اقرباء کو دعوتِ ولیمہ دی جس میں کثرت سے احباب جماعت اور خواتین کرام نے شمولیت کی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دولہا اور دلہن کے برکتوں سے نوازے جانے کے لئے دعا کی۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر جہت سے بابرکت بنائے اور ایسی نسل چلائے جو دین و قوم کی خادم ہو۔

★ مکرم منور احمد صاحب قریشی سابق قائد خدام الاحمدیہ قیادت نور (راولپنڈی) کی بچی کے گلے کا اپریشن ہوا تھا سانس میں کچھ بہتری ہے تاہم کھانسی ابھی ہو رہی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

★ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین کے بھائی مکرم صوفی شریف احمد صاحب آف مرالہ ضلع گجرات بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں قارئین کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے

صد سالہ جشنِ تشکر کے سال میں، جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء کے لئے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

روح پرور اور بصیرت افروز پیغام

لندن ۳:۱۲:۱۳۶۸/۱۹۸۹

پیارے بھائیو، بہنو اور بچو! ......
(سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے)۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعتِ احمدیہ بھارت کو امسال پھر دائمی مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان میں سالانہ جلسہ کے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ جلسہ بہت ہی مبارک ہے کیونکہ حضرت اقدس ربانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے ننانوے ۹۹ سال پہلے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کی بنیاد ڈالی تھی۔ یہ سال جو کہ صد سالہ جشنِ تشکر کا سال ہے، اس جلسہ سالانہ کو ایک نئی تاریخی اہمیت عطا کر رہا ہے

اگرچہ ایک پہلو سے تو یہ جلسہ مرکزی جلسہ نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ مرکزی جلسہ میں (امام جماعت) کی شمولیت کا تصور شامل رہتا ہے۔ اور جب سے عارضی طور پر (مرکز امامت) ربوہ پاکستان میں منتقل ہوا ہے باوجود اس کے کہ قادیان دائمی مرکز ہی ہے۔ عملاً عارضی طور پر مرکز سلسلہ ربوہ منتقل ہو چکا ہے۔ اور اس حادثہ ہجرت کے بعد سے جلسہ سالانہ ربوہ ہی مرکزی جلسہ کہلاتا ہے۔ اگرچہ قادیان کے اس جلسہ پر دونوں میں سے کوئی صورت بھی اطلاق نہیں پاتی لیکن قادیان کو ایک ایسا امتیاز حاصل ہے جو قیامت تک قادیان ہی کا رہے گا اور جماعتِ احمدیہ کا فعال مرکز دنیا میں خواہ کہیں بھی عارضی طور پر منتقل ہو جائے، قادیان کی یہ امتیازی شان کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس مبارک بستی سے دینِ حق کے احیاءِ نو کی آواز بلند فرمائی اور اس مبارک بستی کو خدا تعالیٰ نے (پیچھے آنے والوں) کے مرکز کے طور پر منتخب فرمالیا۔ یہ ایک ایسا امتیازی اعزاز ہے جو امتیازی بھی ہے اور اس پہلو سے قادیان کی مرکزیت کو ایک دوام حاصل ہے۔

قادیان کی مقدس بستی میں صد سالہ جشنِ تشکر کے سال میں جو جلسہ منعقد ہو رہا ہے، میری بھی بڑی خواہش تھی کہ میں خود اس میں شرکت کی سعادت حاصل کرتا اور دنیا بھر میں بکثرت دوسرے احمدیوں کی بھی یہی خواہش تھی کہ وہ بھی اس جلسے میں شریک ہوتے۔ جن مجبوریوں کے پیشِ نظر ایسا نہیں ہو سکا وہ آپ کے علم میں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اس مشیئت کے پسِ پردہ یہ حکمت بھی کارفرما ہو کہ موجودہ حالات میں قادیان کی بستی اتنے کثیر مہمانوں کی دیکھ بھال کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ قادیان سے آنے والے تخمینے دس ہزار مہمانوں تک کے تخمینے تھے لیکن اگر پاکستان سے احمدیوں کو آنے کی اجازت ملتی اور (دنیا بھر سے) جس طرح احباب خواہشمند تھے، یہاں حاضر ہوتے تو بعید نہیں تھا کہ ایک لاکھ سے اوپر بات نکل جاتی اور یہ بوجھ قادیان کی چھوٹی سی جماعت کے لئے تکلیف مالایطاق ہو جاتا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی حکمتیں نہاں در نہاں ہیں مجھے یقین ہے کہ وہ وقت بھی آئے گا کہ جب وعدوں کے مطابق حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی (امام) کے زمانہ میں عارضی طور پر ہی نہیں بلکہ مستقلاً مرکزی نظامِ جماعت واپس قادیان منتقل ہو جائے گا۔ اور دائمی مرکز اور عارضی مرکز ایک ہو جائیں گے۔

پس اس خاص اہم جلسے میں سب سے پہلے تو اس کی دعا کریں کہ اللہ اپنے فضل سے جلد ایسے حالات پیدا فرما دے کہ ملک ہندوستان کو خدا تعالیٰ نے جو اعزاز بخشا تھا، یہ ملک اس کی سعادتوں سے بھرپور حصہ پائے۔ اس جلسے میں دور و نزدیک سے بیسیوں ممالک سے احمدیت کے عشاق جمع ہوئے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ تعداد کتنی ہے۔ لیکن مجھے احباب کی طرف سے ملنے والی اطلاعوں کے نتیجہ میں یہ اندازہ ہے کہ عام جلسوں کے مقابل پر بہت زیادہ تعداد میں دیگر ممالک سے اور خود ہندوستان کی جماعتوں سے احباب تشریف لائے ہوں گے۔ اس سے مجھے یہ فکر دامنگیر ہے کہ ان کی نگہداشت اور دیکھ بھال کا اور ہر طرح سے انہیں آرام پہنچانے کا مناسب انتظام کیا گیا ہے یا نہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: ـــ آغا سیف اللہ ، پرنٹر: ـــ قاضی منیر احمد
مطبع: ـــ ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: ـــ دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت: ـــ ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ صلح ۱۳۶۹ ہش ۶ جنوری ۱۹۹۰ء

تقویٰ کی ایک جہت ـــ محبت

عام طور پر تو "متقی" سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ ایسا شخص جو خدا سے ڈرتا ہو۔ اور پھر اس کی وضاحت کی جاتی ہے کہ خدا سے ڈرنے کے کیا معنی ہیں۔ خدا سے ڈرنے کو اس بات سے عبارت سمجھا جاتا ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے خدا کی ناراضگی کا احتمال ہو۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ متقی کا مفہوم صرف اور صرف ڈرنے سے متعلق سمجھنا درست نہیں ہے۔ اس کے معنے اس سے بہت زیادہ ہیں اور شائد دوسرا حصہ جو ہم اپنے سامنے نہیں لاتے وہ ڈرنے سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اور وہ ہے محبت۔ متقی کے یہ معنے بھی ہیں کہ انسان خدا سے محبت کرے اور اپنے ہر کام میں یہ مدنظر رکھے کہ یہ بات خدا کو پسند ہے۔ اس لئے میں ضرور کروں گا۔ ڈر کے لفظ سے منفی باتوں سے رکنے کی توفیق ملتی ہے۔ یعنی ڈر کی وجہ سے یہ نہیں کروں گا اور وہ نہیں کرونگا۔ لیکن محبت مثبت باتوں کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ بھی پسند ہے اور وہ بھی پسند ہے اور اسی لئے میں یہ بھی کروں گا اور وہ بھی کروں گا۔ اس کا دائرہ زیادہ وسیع بھی ہے اور زیادہ مفید بھی۔ اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔

پس متقی کا لفظ سامنے آتے ہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ڈر اور محبت ـــ دونوں باتیں ـــ زیر غور آئیں۔ ہر بری بات اس لئے ترک کر دیں اور دوسروں کو ترک کرنے کی تلقین کریں کہ یہ خدا کو ناپسند ہے۔ اور تمام اچھی باتیں کریں اور دوسروں کو کرنے کی تلقین کریں کیونکہ یہ خدا کو پسند ہیں گویا کہ منفی اور مثبت پہلوؤں کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کی راہیں متعین کریں۔

اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو اپنی عیال کہا ہے۔ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نوع کیلئے رحمت کا باعث تھے۔ گویا ہر فرد بشر اور ہر چیز پر آپؐ کی رحمت کی چادر تنی ہوئی ہے۔ ہمیں بھی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق تقویٰ کے مثبت مفہوم کو سامنے رکھ کر خود بھی نیکی کرنی چاہیئے اور اس نیکی کے دائرے کو دوسروں تک بھی پھیلانا چاہیئے۔ یہ بات خدا تعالیٰ کی پسندیدہ بات ہے اور اس سے ہماری محبت کا تقاضا ہے کہ ایسا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ متقی لوگ وہ سب کچھ خرچ کرتے ہیں (اپنے لئے اور دوسروں کیلئے بھی) جو ہم نے انہیں دیا ہے۔ دوسروں پہ خرچ کرنا بھی محبت کی علامت ہے۔ یعنی خدا سے بھی محبت اور اس کی مخلوق سے بھی محبت۔ آئیے تقویٰ کی اس جہت پر بھی غور کریں۔

ظلم کے ہاتھ ٹوٹ جاتے ہیں
حوصلے اس کے چھوٹ جاتے ہیں
اور پھر ایک دن مقدر بھی
سرِ بازار پھوٹ جاتے ہیں

الواقبال

نوجوانانِ احمدیت

جوانوں، نوجوانوں اور اطفالِ جماعت کو
ستاروں کی طرح روشن ضمیری حوصلہ مندی

مجسّم عزم و ہمّت، روحِ اخلاص و سعادت کو
بلند اقدار کی حامل شجاعت کو، صلابت کو

زمانے بھر کا تسخیری مقدر جھک کے ملتا ہے
عمل ہے جس کا سانچا اس سخن سے حرف ڈھلتا ہے

سفر کے سنگ میلوں سے پتہ چلتا ہے راہی کا
نہ تھکتا ہے نہ رکتا ہے نہ ڈرتا ہے مصائب سے

عجب انداز ہوتا ہے خدا کے ہر سپاہی کا
اثر ہے اس پہ ہر لمحہ دعائے صبحگاہی کا

پیام آتے ہیں ہفت افلاک سے، بڑھتے چلے جاؤ
بلندی پست ہو جائے، اگر چڑھتے چلے جاؤ

اگرچہ رہگذر ہے خار زارِ دشت بے پایاں
اگرچہ ہر قدم حائل ہوں دیواریں ہی دیواریں

اگرچہ ہر طرف سے آئیں زہر آلود سے پیکاں
خدا کے فضل سے ہر بات بن جاتی ہے خوش آساں

یہی تو راز ہے اقوام میں کردار سازی کا
اسی سے فرق کھلتا ہے حقیقی اور مجازی کا

کسی کے ہر اشارے پر قدم آگے بڑھائے ہیں
ہر اک انسان سے پیار و محبت کو نبھایا ہے

کوئی حالات ہوں اس قافلے کو راس آئے ہیں
خیالاتِ تمیز این و آں دل سے مٹائے ہیں

زمانے میں اسی سے امنِ عالم کی ضمانت ہے
مزاجِ دہر کو شدت سے اس جذبے کی حاجت ہے

مثالی نظم و نسق ان کا اطاعت بھی مثالی ہے
صراطِ مستقیم ان کی منازل کا ہوا رہبر

خدا نے ان کی فطرت دینِ حق کے ساتھ ڈھالی ہے
رضائے حق تعالیٰ ہی رضا اپنی بنا لی ہے

خدا والوں نے ہر اک دور میں یہ بات اپنائی
یہی وہ چیز ہے جو ہر بڑے چھوٹے کو راس آئی

یہ سچ ہے نوجواں ہر قوم کا معمار ہوتے ہیں
یہ ثابت کر دیا ہے احمدیت کے جوانوں نے

یہی تو فاتحِ ہر وادی و کہسار ہوتے ہیں
کہ دین و ملک و ملت کے یہی معمار ہوتے ہیں

گلستانوں کے والی اس حقیقت سے شناسا ہیں
یہی معمارِ مستقبل ہیں، ہر دل کا سہارا ہیں

نظر میں جلوۂ حسنِ حقیقی کی فراوانی
جہاں تک ہو سکے جس سے بھی ہو اظہارِ ہمدردی

دل و جاں پر مسلّط، قدرِ انساں کی نگہبانی
یہی ہے شان کے شایاں یہی ہے شرفِ انسانی

خدا چاہے تو ہر ماحول اس صورت میں ڈھل جائے
کہیں کوئی بدی بھی ہو تو نیکی میں بدل جائے

بحمد اللہ کہ ہے خدام ہی کے نام سے ظاہر
مرا مولا ہے پشتیبان ان سارے جیالوں کا

کہ یہ ہر رنگ میں ہر شخص کی خدمت کے ہیں ماہر
کہ یہ کردار میں اپنے مطہر بھی ہیں اور طاہر

خداوندا انہیں ہر آن پھلتا پھولتا دیکھیں
تری الفت کی پینگوں پر ہمیشہ جھولتا دیکھیں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی ہو)

تلقینِ عمل

حضرت فضل عمرؓ (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ راضی رہے) نے فرمایا:۔

ہمارے اُستاد اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور لڑکوں کی نگرانی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کرتے اسمیں شک نہیں کہ بہت حد تک نتیجے کی ذمہ داری لڑکوں پر بھی ہے۔ لیکن جہاں تک نگرانی کا تعلق ہے میں اسکی ذمہ داری استادوں پر ڈالتا ہوں کہ انہوں نے کیوں ان کی نگرانی نہیں کی۔ جہاں تک شوق پیدا کرنے کا سوال ہے۔ خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ طلباء کیلئے ایسے طریق سوچیں جن کی وجہ سے خدام میں تعلیم کا شوق ترقی کرے۔ بہر حال نگرانی سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔ پڑھائی کے وقت سب خدام گھروں میں بیٹھ کر پڑھائی کریں اور جو طالبعلم باہر پھرتا ہوا پکڑا جائے اس سے باز پُرس کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر خدام اس پر عمل کریں تو جن طالب علموں کو باہر پھرنے کی عادت ہے۔ وہ خود بخود گھر میں سٹڈی کرنے پر مجبور ہونگے۔ کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ باہر تو پھر نہیں سکتے چلو کوئی کتاب ہی اٹھا کر پڑھ لیں۔ ہمارے ملک میں مثل مشہور ہے کہ "جاندے چور دی لنگوٹی ہی سہی" یعنی جاتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔ اگر چور چوری کر کے بھاگا جا رہا ہو تو تم اُس سے اور کچھ نہیں چھین سکتے تو اُسکی لنگوٹی ہی چھین لو آخر کچھ نہ کچھ تو تمہارے ہاتھ آ جائے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانے میں ایک فقیر تھا جو اکثر اس کمرے کے سامنے جہاں پہلے محاسب کا دفتر تھا بیٹھا کرتا تھا۔ جب اُسے کوئی آدمی احمدیہ چوک میں سے آتا ہوا نظر آتا تو کہتا ایک روپیہ دے دے۔ جب آنے والا کچھ قدم آگے آجاتا تو کہتا اٹھنی ہی سہی جب وہ کچھ اور آگے آتا تو کہتا چونی ہی سہی۔ جب اُسکے مقابل پر آجاتا تو کہتا دو آنے ہی دے دے۔ جب اسکے پاس سے گذر کر دو قدم آگے چلا جاتا تو کہتا ایک آنہ ہی سہی جب کچھ اور آگے چلا جاتا تو کہتا ایک پیسہ ہی دے دے جب کچھ اور آگے چلا جاتا تو کہتا دھیلہ ہی سہی جب جانے والا اس موڑ کے قریب پہنچتا جہاں سے بیت الاقصیٰ کی طرف مڑتے ہیں تو کہتا ایک پکوڑا ہی دے دے۔ جب دیکھتا کہ آخری نکڑ پر پہنچ گیا ہے تو کہتا مرچ ہی دے دے۔ وہ روپیہ سے شروع کرتا اور مرچ پر ختم کرتا۔ اسی طرح کام کرنے والوں کو بھی یہی سمجھنا چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ تو ہمارے ہاتھ آ ہی جائے گا۔ اگر پہلی دفعہ ۱۰۰ میں سے ایک پڑھائی کیطرف توجہ کرے گا تو اگلی دفعہ دو ہو جائیں گے۔ اس سے اگلی دفعہ چار ہو جائیں گے اور اس طرح آہستہ آہستہ بڑھتے چلے جائیں گے۔ پس کام کرو اور پھر نتیجہ دیکھو۔ جب دنیوی کام بے نتیجہ نہیں ہوتے تو کس طرح سمجھ لیا جائے کہ اخلاقی اور روحانی کام بغیر نتیجے کے ہو سکتے ہیں۔

لیکن جن کے من حرامی ہوں وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کام کرتے ہیں لیکن نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے "نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے" کہنے سے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے تو اپنی طرف سے پوری محنت کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ ہم سے دشمنی نکال رہا ہے یہ کہنا کس قدر حماقت اور بے وقوفی کی بات ہے گویا اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا یہ قانون ہے کہ جو کام ہم کرتے ہیں اسکا کوئی نہ کوئی نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ لیکن اچھے یا بُرے نتیجے کا دارو مدار ہمارے اپنے کام پر ہوتا ہے۔ کسی شخص نے ۱/۲ حصہ کسی کام کیلئے محنت کی تو قانونِ قدرت یہی ہے کہ اس کا ۱/۲ نتیجہ نکلے گا۔ اب اس کے ۱/۲ حصہ نکلنے کے یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالےٰ کے قانونِ قدرت کی وجہ سے ۱/۲ حصہ نتیجہ نکلا۔ ورنہ اُسنے محنت زیادہ کی تھی۔ قانونِ قدرت کسی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ لیکن شرارتی نفس یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اپنا سارا فرض ادا کر دیا تھا لیکن اللہ میاں اپنا فرض ادا کرنا بھول گیا۔ اس سے بڑا کفر اور کیا ہو سکتا ہے پس جہاں تک محنت اور کوشش کا سوال ہے نتائج ہمارے ہی اختیار میں ہیں اگر نتیجہ اچھا نہیں نکلتا تو سمجھ لو کہ ہمارے کام میں کوئی غلطی رہ گئی ہے۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر کام کے نتائج کسی معین صورت میں ہمارے سامنے آسکیں اگر ہمارے پاس ریکارڈ محفوظ ہو تو ہم اندازہ کر سکیں گے کہ پچھلے سال سے اس سال نمازوں میں کتنے فیصدی ترقی ہوئی۔ تعلیم میں کتنے فیصدی ترقی ہوئی اخلاق میں کتنے فیصدی ترقی ہوئی کتنے خدام پچھلے سال باہر کی جماعتوں سے سالانہ اجتماع میں شمولیت کیلئے آئے اور کتنے اس سال آئے۔ اسی طرح باہر کی خدام الاحمدیہ کی جماعتیں بھی اپنے ہاں ان باتوں کا ریکارڈ رکھیں کہ پچھلے سال تعلیم کتنے فی صدی تھی اور اس سال کتنے فی صدی ہے اخلاق میں کتنے فی صدی ترقی ہوئی۔ اور یہ قانون بنا دیا جائے کہ ہر جماعت یہاں اجتماع کے موقع پر اپنی رپورٹ پڑھ کر سنائے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تمہارا قدم ترقی کی طرف جا رہا ہے یا تنزل کیطرف اسمیں شبہ نہیں کہ کبھی اندازے میں غلطی بھی ہو سکتی ہے لیکن عام طور پر اندازہ صحیح ہوتا ہے۔ اگر یہ طریقہ اختیار کیا جائے تو کچھ نہ کچھ قدم ضرور ترقی کی طرف اٹھے گا۔ صحیح اندازہ لگانے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ۱۰ فی صدی کام اس رپورٹ میں سے کم کر دیا جائے۔ مثلاً کسی جماعت کی ترقی ۱۲ یا ۱۵ فی صدی ہے تو اسمیں سے ۱۰ فی صدی کم کرنے کے بعد ہم کہیں گے کہ اس جماعت نے ۱۰ فیصدی ترقی کی ہے۔ پھر تمام جماعتوں کا آپس میں مقابلہ کیا جائے کہ دعوت الی اللہ کے طور پر کون سی مجلس اوّل ہے۔ تعلیم میں کون سی مجلس اوّل ہے۔ اخلاق کی ترقی میں کون سی مجلس اوّل ہے۔ ہاتھوں سے کام کرنے میں کون سی مجلس اوّل ہے۔ نمازوں کی باقاعدگی میں کون سی مجلس اوّل ہے۔ اس قسم کے مقابلوں سے ایک دوسرے سے بڑھنے کی روح ترقی کریگی۔ اور اگر کسی مجلس کا کام فرض کرو پچھلے سال بھی ۱۰ فیصدی تھا اور اس سال بھی ۱۰ فیصدی تو اسکے متعلق سوچنا چاہیئے کہ وہ کیا وجوہ ہیں جو اس مجلس کی ترقی میں روک ہے۔ پس ایسے ذرائع سوچے جا سکتے ہیں جن سے معین نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ سات سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ سات سال کے بچے کو نماز پڑھنے کیلئے کہنا چاہیئے اور اگر دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھتا ہو تو اُسے مار پیٹ کر نماز پڑھانی چاہیئے۔ گویا پہلے سات سال ترغیب و تحریص کے ہیں اور اگلے سات سال میں سختی بھی کی جا سکتی ہے۔ ۱۵ سال کی عمر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو جہاد میں شامل ہونے کی اجازت دی ہے۔ پس اگر آج ساری ذمہ داریاں تم پر نہیں ہیں تو آج سے آٹھ سال بعد تمہیں تمام ذمہ داریاں اپنے اوپر لینی ہوں گی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک تم ایک ایسے مقام پر پہنچ جاؤ گے جس مقام پر پہنچ کر مذہبی کوشش فرض ہو جاتی ہے پس جس دور میں تم داخل ہو رہے ہو نہایت نازک دور ہے اور جو ذمہ داریاں تم پر پڑنے والی ہیں وہ بہت بڑی ہیں گو پہلے بھی تم ذمہ داریوں سے خالی نہیں لیکن آئندہ ذمہ داریاں ان سے بڑھ کر ہوں گی۔

کام کی باتیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے یہ کہا کہ قوم ہلاک ہو گئی وہی ہے جس نے قوم کو ہلاک کیا۔ کیونکہ اسکی بات کا ہمسائے پر اثر پڑتا ہے۔ جب ایک شخص کہتا ہے کہ سارے بے ایمان ہو گئے۔ سارے بد دیانت تو بیسیوں آدمی ایسے ہوتے ہیں صرف اسکی بات پر اعتبار کر لیتے ہیں حقیقت نہیں دیکھتے وہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ فلاں نے کہا ہے کہ سب بے ایمان ہو گئے ہیں۔ یا فلاں نے کہا ہے کہ سب بد دیانت ہو گئے ہیں اور چونکہ فلاں نے یہ بات کہہ دی ہے۔ اسلئے اب اس کے ماننے میں کیا روک ہے۔ ان کی مثال بالکل ویسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے مشہور ہے کہ ایک شخص اپنے گھر سے بہت دیر غائب رہا۔ اسکی بیوی بچے اسے خط لکھتے کہ آؤ ہمیں مل جاؤ مگر وہ نہ آتا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اگر میں گیا تو میری تنخواہ کٹ جائے گی۔ وہ تھا بے وقوف آخر جب لمبا عرصہ گذر گیا تو لوگوں نے اسکی بیوی بچوں کو سمجھایا کہ یہ طریق درست نہیں ہم اُسے بلواتے ہیں۔ چنانچہ پنچوں نے اسے خط لکھا کہ تمہاری بیوی بیوہ ہو گئی ہے اور تمہارے بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ اسلئے تم جلدی گھر پہنچو وہ عدالت کا چپڑاسی تھا خط ملتے ہی عدالت میں روتا ہوا گیا اور کہنے لگا حضور مجھے چھٹی دیں اُنہوں نے کہا کیا ہوا۔ کہنے لگا خط آیا ہے کہ میری بیوی بیوہ ہو گئی ہے اور بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ وہ کہنے لگے احمق تو زندہ موجود ہے پھر تیری بیوی کس طرح بیوہ ہو گئی اور تیرے بچے کس طرح یتیم ہو گئے وہ خط نکال کر کہنے لگا کہ آپ کی بات تو ٹھیک ہے لیکن دیکھئے پانچ پنچوں کے اس پر دستخط ہیں پھر یہ بات جھوٹی کس طرح ہو گئی۔ تو ایسے لوگ بھی دنیا میں ہوتے ہیں اور درحقیقت یہی قوم کو تباہ کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ کتنے ہیں جس نے یہ کہا اور یہ نہیں دیکھتے کہ حقیقت کیا ہے اگر دس نے کہا کہ قوم بے ایمان ہو گئی ہے اگر دس نے یہ کہا کہ قوم اپنی دیانت کھو بیٹھی ہے تو وہ اس پر فوراً یقین کر لیں گے اور

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میر غلام احمد نسیمؔ۔ ایم اے
ربوہ

دو مشہور عرب مؤرخ

الواقدی اور الطبری

امید ہے خیریت ہو گی۔ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی احباب کو رشدی کی کتاب SATANIC VERSES کی اشاعت سے دُکھ ہوا ہے۔ اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ اپنے علم کے مطابق جواب دینے یا لکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس بارے میں بعض احباب عرب کے دو مشہور مؤرخوں، جنہوں نے روایت غرانیق وغیرہ کو اپنی کتابوں کی زینت بنایا ہے اور ان روایات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے رشدی نے اپنے افسانے میں رنگ بھرا ہے، کے حالات جاننے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ ان ہر دو مؤرخین کے مختصر حالات اور ان کے بارے میں محدثین کی رائے کو اس مضمون میں درج کیا ہے۔

واقدی کو تو اکثر محدث ثقہ تسلیم نہیں کرتے اور طبری روایات کے ثقہ یا غیر ثقہ ہونے کی ذمہ داری نہیں لیتے"۔ وہ ہر اس روایت کو ریکارڈ کرتے جاتے ہیں جو ان تک پہنچتی ہے۔ یہ دونوں باتیں جواب دینے والوں کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ لہذا یہ مختصر مضمون آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد الواقدی (۱۳۰ھ تا ۲۰۷ھ) اپنے دادا واقد کی نسبت سے واقدی اور قبیلہ بنو سُلیم کے مولی ہونے کی نسبت سے اسلمی کہلاتے ہیں، واقدی نے مدینہ منورہ کے مشہور علماء حدیث سے استفادہ کیا۔ انہیں حدیث، فقہ، سیرت و مغازی اور تاریخ سے دلچسپی تھی۔ کثیر التصانیف تھے ان کی ۲۸ کتب کے نام ملتے ہیں مشہور ترین کتاب "التاریخ والمغازی والمبعث" ہے جو عام طور پر کتاب المغازی کے نام سے معروف ہے۔

واقدی نے کتاب المغازی ترتیب دینے کے لئے اپنے مدینہ کے اساتذہ سے استفادہ کیا۔ کتاب کا موضوع جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے غزوات نبوی ہیں اس لئے بحیثیت مجموعی یہ کتاب آنحضرتؐ کی مدنی زندگی سے متعلق ہے۔ کتاب کے شروع میں انہوں نے اپنے ۲۵ راویوں کے نام درج کئے ہیں جن میں سے گیارہ ابن سعد کے نزدیک ثقہ ہیں۔

واقدی اور محدثین

محدثین کرام کے نزدیک واقدی ثقہ نہیں ہیں۔ امام بخاری۔ احمد بن حنبل، امام شافعی امام نسائی، امام ابو داؤد اور دوسرے محدثین نے واقدی کے خلاف بڑے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔

محدثین کرام واقدی کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ ان کی روایات قبول کی جائیں۔

۱۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ واقدی متروک الحدیث ہے یعنی اس قابل نہیں کہ اس کی روایت قبول کی جائے۔ امام رازی نسائی اور دار قطنی کی بھی یہی رائے ہے۔

۲۔ امام احمد بن حنبلؒ اور امام شافعیؒ واقدی کو جھوٹ بولنے والا شخص قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک وہ روایات بگاڑ بگاڑ کر اور بعض اوقات اپنی طرف سے بنا کر بیان کرتا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے تو واقدی کے لئے کذّاب کے الفاظ استعمال کئے ہیں اور امام شافعی نے اس کی تصانیف کو جھوٹ کا انبار کہا ہے۔

۳۔ تاہم سب علماء حدیث واقدی کو ضعیف قرار نہیں دیتے بلکہ بعض علماء انہیں ثقہ سمجھتے ہیں۔ حافظ دراوردی، یزید بن ہارون، ابو عبید القاسم بن سلام۔ مُصعب الزبیری، مجاہد بن موسی اور ابراہیم الحربی انہیں ثقہ قرار دیتے ہیں اور ان سے روایت کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۳۶۴ و صفحہ ۳۶۵)

واقدی اور مؤرخین

محدثین کے برعکس مورخین واقدی کو سیرت و مغازی کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ ابن سعد کی رائے میں وہ مغازی۔ سیرت۔ فتوحات اور احکام وغیرہ کے معتبر عالم تھے۔ خطیب بغدادی کے نزدیک واقدی ان عالموں میں سے ہیں جن کی شہرت مشرق و مغرب میں پھیلی ہوئی ہے۔ ابراہیم الحربی کے نزدیک واقدی علوم اسلامیہ کے بہت بڑے عالم ہیں لیکن امور جاہلیت سے زیادہ واقف نہیں ہیں۔ (تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۳۶۵) یاقوت الحموی مصنف معجم الادباء واقدی کے بارے میں علماء حدیث اور علماء تاریخ کی آراء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے ... لیکن تاریخ، سیرت، فقہ اور دوسرے فنون میں وہ بالاجماع ثقہ ہیں"۔ (معجم الادباء ویاقوت جلد ۱۸ صفحہ ۲۷۹)

الطّبری

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (۲۲۵ھ۔ ۳۱۰ھ) مشہور مفسر اور مؤرخ ہیں۔ ان کی کتاب "تاریخ الامم والملوک" تاریخ اور خصوصاً تاریخ اسلام کے ابتدائی ماخذوں کا قابل استناد مجموعہ ہے۔ یہ کتاب بارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے ان کی اس تصنیف کے بارہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

"یہ کتاب سیرت کی کتاب نہیں بلکہ تاریخ کی کتاب ہے مگر چونکہ آنحضرت صلعم کی سیرت بھی اس کے اندر شامل ہے اس لئے اسے سیرت کی کتابوں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ طبری اسلام کے مشہور اور مستند علماء میں سے تھے اور ان کی کتاب جو بارہ جلدوں میں ہے نہایت جامع تاریخ سمجھی گئی ہے انہوں نے ابن اسحٰق اور واقدی اور ابن سعد کی بیشتر روائتوں کو جمع کرنے کے علاوہ بہت سی نئی روائتیں بھی درج کی ہیں اور سیرت و تاریخ میں ایک نہایت عمدہ ذخیرہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے"۔

(سیرت خاتم النبیین حصہ اوّل صفحہ ۴)

طبری عالمانہ مزاج کے مالک تھے عمر کے ابتدائی ایام میں عرب اور اسلام کی روایات جمع کیں۔ اور عمر کا باقی حصہ تعلیم و تعلّم اور تالیف و تصنیف میں گزارا۔ علم تاریخ۔ علم فقہ علم قرأت اور علم تفسیر القرآن ان کے خاص مضامین تھے شافعی مذہب کے پیرو تھے لیکن بعد میں انہوں نے ایک الگ دبستان قائم کیا۔ جس کے پیرو اپنے آپ کو جریریہ کہتے تھے۔ چونکہ شافعی اعتقادات سے زیادہ اختلافات نہ تھے اس لئے یہ دبستان جلد ختم ہو گیا۔

طبری نے اپنی تاریخ کے لئے زیادہ تر مواد زبانی روایات سے جمع کیا، جن کی فراہمی کے لئے انہیں طویل سفر اختیار کرنے پڑے۔ چونکہ انہوں نے یہ سفر حصولِ روایات کے لئے اختیار کئے تھے اس لئے انہیں مشہور علماء کی صحبت نصیب ہوتی رہی اور ان سے بھرپور استفادہ کرتے رہے۔ ایرانیوں کی تاریخ کے لئے انہوں نے فارسی ماخذوں سے بھی استفادہ کیا۔

"طبری نے اپنے فراہم کردہ معلومات کو تاریخی واقعات کے مسلسل بیان کی شکل میں مرتب نہیں کیا بلکہ یہ دیکھا کہ جو مختلف بیانات بھی مل جائیں، خواہ وہ باہم متناقض ہی کیوں نہ ہوں، انہیں اسی شکل میں جس میں وہ ان تک پہنچے تھے لکھدیا جائے، چنانچہ اسی لئے وہ ان روایات کی صحت کی کوئی ذمہ داری لینے سے منکر ہیں جو انہوں نے جمع کردی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس بے لوث اور غیر مرتب مجموعہ روایات کی تکرار ہی میں موجودہ زمانے کی تاریخی تحقیق و جستجو کے سلسلے میں اس تصنیف کی اصل قدر و قیمت مضمر ہے، بالخصوص اس وقت جب اسلام کے ابتدائی زمانے کے واقعات کو از سر نو مرتب کرنے کا سوال در پیش ہو"۔

(دائرۃ المعارف اردو جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۵)

خدام کے مطالعہ کیلئے کتاب

مطالعہ کتب سلسلہ کے ضمن میں ماہ جنوری ۱۹۹۰ء میں خدام کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب "حقیقۃ المہدی" مقرر کی گئی ہے۔ خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ قائدین سے گزارش ہے کہ وہ مطالعہ کرنے والوں کی معین تعداد سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اَے خدا کمزور ہیں ہم اپنے ہاتھوں سے اٹھا
ناتواں ہم ہیں ہمارا خُود اُٹھالے سارا بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از طرف : قمر النساء ۔ کراچی

تائید آسمانی کا ایک نشان

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کا دن ایک یادگار دِن رہے گا۔ جس دِن تمام بین الاقوامی اصولوں کو پس پُشت ڈالتے ہوئے اور جنگ کا رسمی اعلان کئے بغیر ہی ہندوستان کی افواج نے ہماری سرزمینِ پاکستان پر حملہ کر دیا۔ وہ منہ اندھیرے ہماری سرحدوں کو عبور کر آئے۔ آگ اور خون کے دریا اُبل پڑے۔ اک ہنگامہ قیامت برپا ہو گیا۔ ہر سُو موت کا شور گونج اٹھا۔ جدید ترین اور مہلک ہتھیار ہوا میں لہرا رہے تھے۔ توپیں آگ اُگل رہی تھیں۔ فضا میں دھواں تھا، یا شعلے تھے۔ اوپر سے ہوا آگ برسا رہی تھی۔ دشمن کے لاؤ لشکر کا کوئی اندازہ ہی نہ تھا۔ ایک ٹڈی دَل تھا، کہ برابر بڑھتا آ رہا تھا۔ اک سیلاب تھا جو ہماری پاک سرحدوں پر اُمڈا چلا آ رہا تھا۔

تاریخ نے پھر اپنے آپ کو دہرایا۔ کہ مسلمانوں کی تاریخ کے زرّیں کارنامے پاکستان کی شیر دل افواج نے اپنے خون سے لکھے۔ صدرِ پاکستان (محمد ایوب خان) کا اعلان سُنتے ہی پاکستانی افواج سرحدوں پر ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ڈٹ گئی۔ پشاور سے لے کر چٹاگانگ تک بیس کروڑ ہاتھ اس بحروبر کے مالک زمین و آسمان کے قادرِ مطلق کے حضور میں ان کی فتح و نصرت کی دعاؤں کے لئے اٹھ گئے۔ شیر دل سپاہی وطن کے ناموس و حفاظت اور دس کروڑ عوام کی بقاء کے لئے موت سے ٹکرا گئے۔ انہوں نے جنگ کے میدان کو صحنِ چمن سمجھا۔ اپنے خالق حقیقی کے احکام بجا لانے کے لئے وہ میدان میں بے دھڑک کود پڑے۔ پاک افواج کی خوشنودی خالص رضائے الٰہی اور اپنے مقدّس وطن کا دفاع تھی۔ یہ حق و باطل کا بہت بڑا معرکہ تھا۔ اُس راہ میں پیش آنیوالے مصائب کو ابدی راحتوں کا سرچشمہ تصوّر کیا۔

اسلامی تاریخ کے زرّیں کارنامے ہماری آنکھوں کے سامنے دہرائے گئے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے ان معجزات کو دیکھا۔ کہ کس طرح پاک افواج کے بازوؤں کو پروردگار عالم نے طاقت بخش دی۔ وہ اپنی سرحدوں پر بڑھنے والے قدموں کے لئے پیغام اجل بن گئے۔ دشمن جو اس سرزمین پر فتوحات اور عیش و عشرت کے خواب دیکھنے آیا تھا۔ سارا پاکستان یکدم متحد و منظم ہو گیا۔ ساری قوم ایک ہو گئی۔ مشرق و مغرب کے ہزاروں میلوں کے فاصلے سمٹ گئے۔ اور مشرقی و مغربی پاکستان کے عوام کے دل ایک ساتھ دھڑکنے لگے۔

مشرق و مغرب پکارے ایک ساتھ
دِل دھڑک اُٹھے ہمارے ایک ساتھ

سبھی پاکستان کی بقاء اور تحفظ و ناموس کیلئے ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ اُٹھے تو ایک ساتھ۔ اور زبانیں اُگلیں تو ایک ساتھ۔ عوام کے بازو ملک کے بازو ایک ہو گئے۔ لاہور اور اس کے بعد سیالکوٹ پر جس خطرناک اسلحہ اور جن خوفناک ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا اور پشاور، کوہاٹ، سرگودھا، لائل پور، ملتان، کراچی اور اسی طرح کی دوسری بے شمار آبادیوں پر جس بیدردی سے بم گرائے گئے کہ الامان......

اور عوام اور پاک فوج نے وہ قربانی اور ایثار کا نمونہ دکھایا کہ جس کی مثال نہیں ملتی —— پاکستانی فوج نے نہ صرف قرونِ اُولیٰ کی یاد تازہ کر دی بلکہ ہندوستان کے ٹڈی دل لاؤ لشکر پر اپنی ہیبت ظاہر کر کے نہ صرف دنیا سے اپنی بالادستی منوا لی بلکہ اپنی تیز و تند یلغاروں سے ثابت کر دیا کہ پاکستان کا سپاہی کس قدر دلیر، نڈر، تربیت یافتہ اور جان نثار ہے۔ حتیٰ کہ سلامتی کونسل کے بیچ بچاؤ سے ۲۳ ستمبر کو جنگ بندی کا اعلان ہو گیا۔

گذشتہ جنگ میں ہمیں دشمن کے مقابلے میں جو حیرت انگیز کامیابی نصیب ہوئی اس میں تائید آسمانی کا سب سے زیادہ عمل دخل تھا۔ اس لئے اپنے خالقِ حقیقی کے ساتھ ہمیں اپنے تعلق کو زیادہ مضبوط کرنا چاہیئے۔ یہ تعلق جتنا گہرا ہوگا اتنے ہی ہم خدا کی رحمت و نصرت کے زیادہ مستحق ہونگے۔ اور اپنے دنیاوی ہتھیاروں سے بے نیاز ہوتے چلے جائیں گے۔ اگر ہمارا ایمان مضبوط ہوگا تو کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں اور پاکستانی افواج کو پاکستان کی ناموس اور عزت کی حفاظت کرنے کی طاقت اور توفیق بخشے اور ہم ایسے متحد و متفق ہو کر زندگی بسر کریں کہ کوئی دشمن ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکے۔

(ارشاد حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی ہو)

ایک بہادر نوجوان

"رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی میں ہم نے بھی اپنی جماعت کا ایک جھنڈا بنایا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں خدام الاحمدیہ کا ایک جلسہ ہوا تھا۔ اس جلسہ میں باہر کی جماعتوں کی طرف سے بھی لوگ آئے تھے اس میں ایک واقعہ کا مجھے علم ہوا۔ جو ایک حد تک میرے لئے خوشی کا موجب ہوا اور میں سمجھتا ہوں جس نوجوان سے یہ واقعہ ہوا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ اسلئے میں یہ واقعہ اپنے خطبہ میں بیان کر دیتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ لاہور کے خدام جب جلسہ میں شمولیت کیلئے آ رہے تھے تو اس وقت جب کہ ریل سٹیشن سے نکل چکی تھی اور کافی تیز ہو گئی تھی ایک لڑکے سے جس کے پاس جھنڈا تھا ایک دوسرے خادم نے جھنڈا مانگا۔ وہ لڑکا جس نے اُس وقت جھنڈا پکڑا ہوا تھا ایک چھوٹا بچہ تھا۔ اس نے دوسرے کو جھنڈا دے دیا ہے اور یہ سمجھ لیا۔ کہ جھنڈا اس نے پکڑ لیا ہے۔ مگر واقعہ یہ تھا کہ اس نے ابھی جھنڈے کو نہیں پکڑا تھا۔ اس قسم کے واقعات عام طور پر ہو جاتے ہیں گھروں میں بعض دفعہ دوسرے کو کہا جاتا ہے کہ پیالی یا گلاس پکڑاؤ اور دوسرا برتن اٹھا کر دے دیتا ہے۔ اور یہ خیال کر لیتا ہے کہ اس نے گلاس کو پکڑ لیا ہوگا۔ مگر اس نے ابھی ہاتھ نہیں ڈالا ہوتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ برتن گر جاتا ہے۔ اسی طرح جب اس سے جھنڈا مانگا گیا اور اس نے جھنڈا دوسرے کو دینے کیلئے آگے بڑھا دیا تو اس نے خیال کیا کہ دوسرے نے جھنڈا پکڑ لیا ہوگا۔ مگر اس نے ابھی پکڑا نہیں تھا نتیجہ یہ ہوا کہ جھنڈا ریل سے باہر جا پڑا مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ چھوٹا لڑکا جس کے ہاتھ سے جھنڈا گرا تھا۔ فوراً نیچے کودنے لگا۔ مگر وہ دوسرا لڑکا جس نے جھنڈا مانگا تھا۔ اس نے اسے فوراً روک لیا۔ اور خود نیچے چھلانگ لگا دی لاہور کے خدام کہتے ہیں ہم نے اُسے اوندھے گرتے دیکھ کر سمجھا کہ وہ مر گیا ہے۔ مگر فوراً ہی اٹھا اور جھنڈے کو پکڑ لیا اور پھر ریل کے پیچھے دوڑ پڑا۔ ریل تو وہ کیا پکڑ سکتا تھا۔ بعد میں کسی دوسری سواری میں بیٹھ کر اپنے قافلہ سے آملا میں سمجھتا ہوں اس کا یہ فعل نہایت ہی اچھا ہے کہ اس قابل ہے کہ اسکی تعریف کی جائے خدام الاحمدیہ نے اسکیلئے انعام مقرر کیا تھا۔ اور تجویز کیا تھا کہ اِسے ایک تمغہ دیا جائے مگر اسوقت یہ روائت میرے پاس غلط طور پر پہونچی تھی اسلئے میں نے اسے وہ انعام نہ دیا بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ صحیح یہ ہے کہ جھنڈا اسکے ہاتھ سے نہیں گرا تھا بلکہ دوسرے کے ہاتھ سے گِرا تھا پہلے مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ اسکے ہاتھ سے جھنڈا گِرا تھا۔ بہر حال یہ ایک نہایت ہی قابلِ تعریف فعل ہے۔ خدام الاحمدیہ سے ہمیشہ اس بات کا اقرار لیا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا ادب اور احترام کریں گے اسی طرح قومی شعائر کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھیں گے اس اقرار کو پورا کرنے میں لاہور کے اس نوجوان نے نمایاں حصہ لیا ہے اور میں اسکے اس فعل کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس نوجوان کا نام مرزا سعید احمد ہے اور اسکے والد کا نام مرزا شریف احمد ہے۔ بظاہر یہ سمجھا جائے گا کہ اس نوجوان نے اپنی جان کو خطرے میں ڈالا۔ مگر جہاں قومی شعائر کی حفاظت کا سوال ہو وہاں اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور درحقیقت وہی لوگ عزت کے مستحق سمجھے جاتے ہیں جو اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلمان احمد بابر - لاہور

خیبت ★ فرسٹریشن

بقول ابلنگھاس (ABBINGHAUS)
"علم نفسیات کی ایک طویل تاریخ اور مختصر ماضی ہے۔"

نفسیات کا شمار ان علوم میں ہوتا ہے جو کہ انسانی زندگی کے گوناگوں پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں۔ اگرچہ آج کے ترقی یافتہ دور میں انسان ہر میدان میں ترقی کے عروج پر ہے اس کے ساتھ ساتھ ذہنی و نفسیاتی طرح طرح کی پیچیدگیاں اسے گھیرے ہوئے ہیں ہر قسم کی آسائشوں کے باوجود بھی وہ اپنی زندگی سے مطمئن نہیں۔ غیر ضروری وسوسوں، کم خوابی، ڈپریشن، تشویش وغیرہ کی وجہ سے زندگی میں دلکشی ختم ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کو درپیش ان مسائل سے چھٹکارا دلانے کی کوشش کی جائے۔ اس ضمن میں علم نفسیات ہی سب سے زیادہ ممد و معاون ثابت ہوا ہے۔

علم نفسیات انسان کی ذہنی زندگی اور اس کے کردار کا جامع اور سائنسی مطالعہ کرتی ہے اس کا بنیادی مقصد صرف یہی نہیں کہ بنی نوع انسان کی مدد کی جائے بلکہ یہ بھی ہے کہ ان عوامل کو تلاش کیا جائے جو ایک نارمل شخص کو ابنارمل بنا دیتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اپنے آپ کو پہچانا،
اس نے خدا کو پہچانا۔"

گویا عرفان نفس کی بدولت انسان عظیم ترین حقیقت یعنی خدا سے بھی روشناس ہو سکتا ہے۔ نفسیات انسان میں اپنے گرد و پیش کے لوگوں کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کر کے اسے بہتر اور کامیاب معاشرت کے قابل بناتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کے لئے مظاہر فطرت کے بعد سب سے زیادہ کشش مطالعہ اس کی اپنی ذات میں ہے۔ نفسیات کا علم جوں جوں ترقی کر رہا ہے یہ زیادہ سے زیادہ موضوعات کا احاطہ کرتا جا رہا ہے۔ تعلیم و تربیت، علاج معالجہ کا کاروبار، قانون، صنعت، تجارت، زراعت، فوجی تربیت اور زندگی کے بہت سے شعبوں میں نفسیات سے مدد لی جا رہی ہے۔ اور اس طرح نفسیات کے لئے تحقیق کی نئی راہیں کھلتی جا رہی ہیں۔

علم نفسیات سے مختصر تعارف کے بعد آئیے آج آپ کو بتائیں کہ خیبت یعنی (FRUSTRATION) کیا ہے اور یہ ہماری روزمرہ زندگی میں کس طرح ہمارے رویے کو متاثر کرتی ہے۔

دراصل جس مادی دنیا میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں یہاں ہر شخص کی کچھ ضروریات اور خواہشات ہوتی ہیں جن کے حصول کے لئے وہ ہر وقت سرگرم عمل رہتا ہے اور مختلف جائز اور ناجائز طریقے اختیار کرتا ہے۔ تدابیر سوچتا ہے کہ کس طرح وہ اپنی خواہش کی تکمیل کر کے تسکین حاصل کر سکے۔

"ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے"
لیکن کسی کے پاس الہ دین کا چراغ تو ہوتا نہیں کہ فوراً اپنی خواہش پوری کر سکے۔ ہمارے مقصد کے حصول کے راستے میں بہت سی مشکلات اور رکاوٹیں ہوتی ہیں جنہیں ہم دور کرنے اور مقصد کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ہم خوش ہوتے ہیں ورنہ خیبت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

خیبت یا (FRUSTRATION) اصل میں ذہنی تکلیف کی ایک حالت ہے جو اگر دیر تک قائم رہے تو ذہنی کھچاؤ (STRESS) (TENSION) کی صورت اختیار کر لیتی ہیں بالفاظ دیگر خیبت ایک پیچیدہ ہیجانی تجربہ ہے جو ہم اس وقت محسوس کرتے ہیں جب ہم اپنے مقصد کے حصول کے راستے میں کوئی رکاوٹ دور کرنے یا مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔

خیبت کی اقسام

ماہرین نفسیات نے خیبت کی وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

ا۔ ذاتی خیبت (PERSONAL FRUSTRATION)

ہم اس وقت محسوس کرتے ہیں جب ہم اپنی کسی ذاتی کمزوری کی وجہ سے اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکیں مثلاً اگر کسی فرد کو پائلٹ بننے کا شوق ہو مگر اپنے چھوٹے قد کی وجہ سے ایسا بننے میں ناکام رہے۔ اسی طرح کسی اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے خیبت۔

(ب) ماحولیاتی خیبت

(ENVIRONMENTAL FRUSTRATION) یہاں خیبت کی وجہ فرد کی ذاتی کمزوری نہیں بلکہ ماحول میں موجود کوئی دوسری چیز ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر آپ کو کہیں وقت پر پہنچنا ہے اور راستے میں گاڑی خراب ہو جائے۔

اسی طرح مثلاً آپ دفتر جانے سے پہلے ہی لیٹ ہیں اور نہانے کیلئے باتھ روم میں جاتے ہیں تو پانی غائب یا۔ کپڑے استری کرنے شروع کئے تو بجلی چلی جائے تو پھر آپ ماحولیاتی خیبت میں مبتلا ہوتے ہیں

(ج) کشمکش (CONFLICT)

کشمکش یا (CONFLICT) بھی خیبت کی ایک قسم ہے۔

اگرچہ عام طور پر کسی چیز کے حصول کے بارے میں ہمارا فیصلہ دو ٹوک ہوتا ہے یا تو ہم اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں یا حاصل کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن بعض اوقات ہم یہ فیصلہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں یعنی ہم اپنی (CHOICE) کے بارے میں جلد فیصلہ نہیں کر پاتے۔

مثال کے طور پر اگر بچے کے سامنے بہت سے کھلونے ہوں اور اسے کہا جائے کہ کوئی ایک لے لو تو وہ فوراً فیصلہ نہیں کر پاتا کہ کون سا لوں۔ اسے سارے کھلونے اچھے لگتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ کشمکش کا شکار ہو جاتا ہے۔

اگر آپ کا تعلق کسی گاؤں سے ہے تو پھر ضرور آپ کو کبھی کماد کے کھیت سے گنا توڑنے کا اتفاق ہوا ہوگا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ گنوں کے کھیت میں کوئی گنا آسانی سے پسند ہی نہیں آتا۔ یہ بھی کشمکش ہوتی ہے۔ اسی طرح روزمرہ زندگی میں اور بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔

اس قسم کی کشمکش کو مثبت کشمکش کہا جاتا ہے

لیکن اگر ہم کوئی چیز بھی منتخب نہ کرنا چاہیں تو اس صورت میں ہم منفی کشمکش کا شکار ہوں گے

مثال کے طور پر اگر کسی طالب علم کا پڑھائی میں جی نہیں لگتا تو ہو سکتا ہے کہ وہ پڑھنا بھی نہ چاہے اور ساتھ ہی ساتھ فیل بھی نہ ہونا چاہے یعنی وہ دونوں صورتوں سے کتراتا ہو تو ماہرین کے نزدیک وہ منفی کشمکش میں مبتلا ہو گا۔

کیسا رنگ خدایا دیکھا
روشن ہر اک سایا دیکھا

ہم نے غیر کے آئینے میں
زخم اپنوں سے کھایا دیکھا

دنیا ہے مسحور سی لوگو
جادو کس کا چھایا دیکھا

انکے ہجر میں اشک اور آہیں
یادوں کا سرمایا دیکھا

کیسا صحرا، کس کا جنگل
اپنا آپ پرایا دیکھا

انکے ہاں دستور ہے پیارے
دیکھا جو وہ ستایا دیکھا

سفر تھا مشکل راہ کٹھن تھی
ہم نے سہل بنایا دیکھا

جاں جوکھوں میں ڈال کے ہم نے
پیار کا عہد نبھایا دیکھا

ہم سے دیوانوں پہ طارق
سنگ اس نے بھی اٹھایا، دیکھا

طارق محمود سدھو
دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۲۸:- میں احمد نعمان صادق ولد ڈاکٹر محمد صادق صاحب قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۶-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ احمد نعمان صادق بیت الصدق رسول نگر وننڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ڈاکٹر محمد صادق وصیت نمبر ۲۴۷۲۵ والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالعزیز خان شاہدرہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۷۲۲۹:- میں اشفاق احمد ولد دین محمد صاحب قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہین پارک مغل پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹/۳/۲۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ اشفاق احمد ولد دین محمد صاحب مکان نمبر ۶ گلی نمبر ۱۶ مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود احمد عاطف صدر موصیان مغلپورہ وصیت نمبر ۲۵۱۷۶۔ گواہ شد نمبر ۲ عبدالرشید زعیم خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ جنوبی

مسل نمبر ۲۷۲۴۰:- میں رشیدہ بیگم بیوہ قاضی عطاء اللہ صاحب قوم سید پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن III A 216 گلبرگ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹/۷/۱۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۴ تولہ مالیتی ۱۲۰۰۰/ روپے (۲) نقد رقم ۸۰۰۰/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/ + ۶۶۸/ روپے ماہوار بصورت وظیفہ و پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ رشیدہ بیگم بیوہ قاضی عطاء اللہ صاحب X-A-216 گلبرگ III لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ غضنفر اللہ قریشی مسل نمبر ۲۷۲۳۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد جمیل فیضی وصیت نمبر ۲۳۶۷۲۔

بقیہ: کام کی باتیں

کہنا شروع کر دیں گے کہ واقعہ میں قوم بے ایمان ہو گئی ہے۔ ان کی آنکھوں کے سامنے چیز موجود ہوگی مگر وہ اسے دیکھیں گے نہیں تو جب ایک شخص کی حالت بگڑتی ہے۔ اس کے ہمسائے کی بھی بگڑ جاتی ہے۔ اول تو جسکے دل کی حالت بگڑتی ہے۔ اسکی زبان پر بھی کچھ نہ کچھ آجاتا ہے۔ اور سننے والوں میں سے کمزور لوگ اسکی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں اور اگر ایسا نہ ہو تب بھی اللہ تعالےٰ نے یہ قانون بنایا ہے کہ انسان کے قلب سے ایسی شعاعیں نکلتی ہیں کہ جو اردگرد بیٹھنے والوں پر اثر کرتی ہیں۔ اسلئے قرآن کہتا ہے کہ تم صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت میں رہا کرو اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نماز باجماعت مقرر کی ہے تا دلی اثرات ایک دوسرے پر پڑیں یوں تو نیک کے بھی اثرات ہوتے ہیں اور بد کے بھی اثرات ہوتے ہیں۔ مگر جب قوم میں نیکی ہوتی ہے تو نیک اثرات کا غلبہ ہوتا ہے اور جب قوم میں بدی ہوتی ہے تو بد اثرات کا غلبہ ہوتا ہے گو بدی میں اتنا جوش نہیں ہوتا جتنا نیکی میں ہوتا ہے جو زمانہ انبیاء و ماموریں میں ہوتا ہے اسلئے جتنا وہ نیکی اپنے اثر کو پھیلاتی ہے۔ بدی اپنا اثر نہیں پھیلا سکتی۔ لیکن پھر بھی اسکا اثر ضرور ہے۔

اخبار احمدیہ

سانحہ ارتحال

• مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی کے بھائی مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب دارالصدر شرقی حال گوہد پور سیالکوٹ طویل علالت کے بعد ۲۲ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے چھ بجے قریباً ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نہایت مخلص۔ دعاگو۔ فدائی سلسلہ اور امامت سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے سادہ مزاج۔ بیحد ہمدرد۔ شفیق اور مجسم ایثار تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحمت فرماتے ہوئے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

آپ کے دونوں بچے عزیزم ظہیر احمد آف امریکہ اور عزیزی نصرت آف کراچی وفات کے وقت موجود تھے۔ بیماری کا آخری دور آپ نے چھوٹے بھائی چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوہد پور کے ہاں گزارا۔ جس نے رات دن آپکی خدمت کی۔

۲۳ دسمبر صبح قریباً دس بجے محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو غریق رحمت کرے اور درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دعائے نعم البدل

عزیز تنویر احمد عمر دو سال ابن مکرم ظفر احمد صاحب (ظفر آئرن سٹور ربوہ) جو کہ وقف نو میں شامل تھا بقضائے الٰہی ۱۹ دسمبر ۱۹۸۹ء کو وفات پا گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے

درخواست دعا

★ مکرم عبدالرشید درویش صاحب آف گوجرانوالہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

★ مکرم عبدالمومن صاحب عامر ابن مکرم ماسٹر عبدالسلام صاحب بیرون ملک ایک پریشانی میں مبتلا ہیں

★ محترمہ امۃ الرحمان بشریٰ صاحبہ اپنی صحت و تندرستی کے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں

تقریب شادی

مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک عزیزہ زرقا وحید صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ندیم کارکن شعبہ شماریات تحریک جدید ربوہ کا نکاح مکرم وحید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب مینجر شاہ نواز میڈیکل سٹور لاہور کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی اور چوہدری اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ زراعتی ماسٹر (دارالصدر) نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

عزیزہ زرقا وحید صاحبہ محترم چوہدری مظفر احمد صاحب سابق صدر بلدیہ چک جھمرہ کی پوتی ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: پیغام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب مہمانوں کی مخلصانہ نگہداشت اور مہمان نوازی کا عمدہ انتظام ہوگا۔ لیکن اگر اس انتظام میں کچھ کوتاہیاں رہ گئی ہوں اور للّٰہی محبت سے مجبور ہو کر دُور دُور سے آنے والے احباب کو تکلیف پہنچی ہو تو وہ اسے نظرانداز فرمادیں اور یقین جانیں کہ اُن کی یہ تکلیف اُن کے لئے ایصالِ ثواب اور ترقیٔ مدارج کا موجب ہوگی۔

ہندوستان کی جو جماعتیں یا احباب اس اہم تاریخی جلسہ میں شمولیت کی سعادت پا رہے ہیں، اُن کو مَیں اس بنیادی اہمیت کی حامل ذمہ داری کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ آپ کو اب بہت تیزی کے ساتھ ہندوستان کو احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے۔ تقسیم کے بعد ایک لمبا عرصہ تک اس پہلو سے ہندوستان کی جماعتیں غفلت کا شکار رہیں اور بہت سا قیمتی وقت کھویا گیا۔

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیشگوئیوں کے مطابق قادیان مرجع عوام و خواص بنا تو ہے۔ لیکن آپ کی پیشگوئیوں میں جس کثرت اور ہجوم خلائق کے اشارے ملتے ہیں اس کے لئے ابھی ہندوستان کی جماعتوں نے پوری تیاری نہیں کی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا عارضی مرکز اس دائمی مرکز میں ایک دفعہ پھر لوٹ آئے تو ہندوستان کی جماعتوں کو اس ذمہ داری کے ادا کرنے کے لئے اس کے شایانِ شان وسعت اختیار کرنی ہوگی۔

پس ضروری ہے کہ پُرحکمت، محبت بھری (دعوتِ الی اللہ) کے ذریعہ بہت تیزی کے ساتھ احمدیت کا نُور اس ملک میں پھیلا دیں۔ اب وقت سال میں ہزاروں بیعتیں کروانے کا نہیں رہا۔ بلکہ لاکھوں بیعتوں کا وقت آچکا ہے۔ ہزاروں بیعتوں کی باتیں تو پچھلی صدی میں رہ گئیں۔ آپ نے جس صدی میں قدم رکھا ہے وہ لاکھوں سالانہ بیعتوں کی صدی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس پہلے سال ہی اپنی فعلی شہادت سے ظاہر فرما دیا ہے کہ اب جماعت کے پھیلاؤ کے پیمانے تبدیل کئے جائیں گے اور ان کو غیر معمولی وسعت بخشی جائے گی۔

ہندوستان ایک عظیم مُلک ہے۔ اور (پیچھے آنے والوں) کے دَور میں اس ملک میں خدا تعالیٰ کا امام ـــــ کو پیدا فرمانا ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس ملک اُور اس ملک میں بسنے والی قوموں میں غیر معمولی صلاحیتیں موجود ہیں۔ لیکن کسی قوم اور ملک کی صلاحیتیں کبھی بھی اعلیٰ مقاصد کے لئے استعمال نہیں ہوسکتیں۔ اگر وہ نفرتوں کا نشانہ بن جائے اور مُلک میں بسنے والی قوم ایسے فرقوں اور گروہوں اور علاقوں اور خطّوں میں بٹ جائے جو ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں۔

جماعتِ احمدیہ ہندوستان پر فرض ہے کہ اپنی حُبّ الوطنی کا اور بالغ نظری کا ثبوت دیتے ہوئے ہندوستان کو ان نفرتوں سے پاک کریں اور اس عظیم الشان مطمحِ نظر کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں جو حضرت (قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر) نے احمدیت کی روح کے خلاصے کے طور پر نہایت خوبصورت اور درخشندہ الفاظ میں ہمارے سامنے رکھا ہے کہ

"محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں"

دعاؤں کے بعد یہی آپ کا ہتھیار ہے کہ ہندوستان میں پنپنے والی نفرتوں کو اپنی غالب آنے والی محبت کے ذریعہ شکست دیں۔ اور محبّت اور پیار کے ساتھ تیزی کے ساتھ اس (دین حق) کو ہندوستان میں پھیلائیں جو تمام بنی نوع انسان کی مشترک دولت ہے اور کسی ایک مُلک کا مذہب نہیں ـــــــ جو محبت و آشتی اور امن اور صُلح کا مذہب ہے جو بنی نوع انسان کو اپنے ربّ سے ملاتا اور انسان کے دل میں دُوسرے انسانوں کی ہمدردی اور محبت پیدا کرتا ہے۔ آج دنیا کی نجات کے لئے ضروری ہے کہ دنیا اس پیغام کو قبول کرے اور ساری قومیں اور تمام ملتیں توحید کے جھنڈے تلے اکٹھی ہو جائیں اور ہمیشہ کے لئے ہر قسم کے تعصّبات اور نفرتوں کی جڑیں اِس دنیا سے اُکھاڑ پھینکی جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کے عزائم بلند فرمائے۔ آپ کی ہمتیں بلند فرمائے۔ آپ کی قوتِ عمل میں برکت بخشے۔ آپ باتوں کے دھنی ہی نہ ہوں بلکہ اعمال کے بھی دھنی بن جائیں۔ آپ کے قول اور فعل کے سب تضاد دُور ہو جائیں۔ اور آپ کا وجُود خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا مظہر ہو جائے۔ آپس میں بھی ایک دوسرے سے محبت و پیار کا سلوک کریں۔ ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرنے کی عادت ڈالیں۔ ہر قسم کے تکبّر سے کلّی اپنا دامن چھڑا لیں اور نئی صدی کا استقبال اس شان سے کریں کہ آپ عملاً وہ عظیم روحانی انقلابی قوم بن جائیں جس کے ہاتھوں میں خدا تعالیٰ کی تقدیر فتح و ظفر کی کلید تھما دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو بنی نوع انسان کے ساتھ سچی مخلصانہ محبّت کی توفیق بخشے۔

آپ سب کو بھی میری طرف سے نہایت محبّت بھرا اسلام اور دعائیں پہنچیں اور اُن سب تک بھی میری طرف سے نہایت محبّت بھرا اسلام اور دعائیہ جذبات پہنچا دیں جو اس جلسے میں شامل نہیں ہو سکے۔ جب آپ اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔ اپنے خاندان کے افراد سے ملیں گے، اپنی جماعت کے افراد سے ملیں گے تو اُن سب کی خدمت میں میری طرف سے نہایت محبت بھرا اسلام کا تحفہ پیش کر دیں اور بتادیں کہ میں ان کی دُنیا و آخرت کی بہبود کے لئے دُعائیں کرتا ہوں۔

والسّلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

....

خبریں

ملکی خبریں

• سابق گورنر پنجاب ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت کی بقا میاں نواز شریف کی موت اور جمہوریت کا خاتمہ ہماری موت ہوگا۔ صوبے میں فسادات کا حکم دینے والا شخص صوبے کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ وہ پاگل ہے یا عقلمند یہ فیصلہ بعد میں ہوگا۔

• کوئٹہ میں گذشتہ روز جو راکٹ برسائے گئے ان کے بارے میں ابتدائی تفتیش سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ راکٹ افغان مہاجرین کی بستیوں سے آئے تھے۔

• قومی اسمبلی کے رکن علی حسن منگھی کے بھائی سلیم منگھی کو ڈاکوؤں نے سوئی گیس فیلڈ سے اغوا کرنے کے بعد ۴۴ لاکھ روپیہ تاوان لے کر چھوڑ دیا ہے۔ ان کا تعلق سکھر سے تھا۔

• پارلیمنٹ میں صدر کے خطاب پر سینٹ اور قومی اسمبلی میں بحث جاری رہی۔

• حکومت پنجاب کے سرکاری پرنٹنگ پریس نے گورنر پنجاب کی جانب سے نئے سال کی ڈائریاں اور کیلنڈر شائع کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

o ملبورن میں آسٹریلیا کے خلاف پاکستان اپنا دوسرا ون ڈے میچ بھی ہار گیا۔ پاکستان نے پہلے کھیلتے ہوئے ۵۰ اوورز میں ۱۶۱ رنز بنائے جبکہ اس کے نو کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ جواب میں آسٹریلیا نے مطلوبہ سکور ۴۴ اوورز میں تین وکٹوں کے نقصان پر پورا کر لیا۔

غیر ملکی خبریں

o افغانستان کے سربراہ نجیب کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں ۱۱ جرنیل گرفتار کر لئے گئے۔ فضائیہ کے سربراہ سمیت سازش میں ملوّث ۱۲۷ دیگر اعلیٰ فوجی افسر بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں پکڑے جانے والوں کا تعلق حزب اسلامی اور خلق گروپ سے ہے۔

o جنوبی لبنان میں کل مسلسل دسویں دن مخالف گروپوں کی فائرنگ کے نتیجے میں ۵۹ افراد ہلاک ہو گئے۔ دوسو بیس افراد زخمی ہو چکے ہیں۔

o سیاچن گلیشئر پر تعینات بھارتی فوج کے جنرل آفیسر کمانڈنگ وی آر راگھون نے اعتراف کیا ہے کہ اس محاذ پر پاکستانی فوج کے جوابی حملوں سے اب تک بارہ سو سے زائد فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اس محاذ پر بھارتی فوج اتنی مضبوط ہے کہ سابق صدر جنرل ضیاء الحق کو کبھی اس محاذ کا دورہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی اُنہوں نے اس امر پر شدید حیرت کا اظہار کیا کہ بے نظیر بھٹو نے بے مثال جرأت کا کام لے کر اس محاذ کا دورہ کیا ہے

بہتے کان کا ہسپتال
علاج بذریعہ جدید کمپیوٹر
بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

شاہی طبیب حضرت حافظ حکیم مولانا نورالدین کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون ۲۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶
• قلعہ کالروالا • ملتان • کراچی